سوال

(93) حاضر ناضر کے کیا معنی ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حاضر ناضر کے کیا معنی ہیں۔ کیا حضرت رسول کریم ﷺ اور اولیاء کرام حاضر وناظر ہیں۔ اور کیا استحضار خیالی سے ندا آسکتی ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حاضر وناضر کے معنی ہیں سامنے موجود پس انبیاء اولیاء کو حاضر وناظر جاننا شرک ہے۔ کیونکہ خدا کی کسی صفت خاصہ سے کسی دوسرے کو (1) (2513 ذی الحجہ 1351ھ)

ناظر کون ہے؟ (اللہ جل شانہ)

اخبار ''الفقیہ'' فقہ کے نام سے موسوم ہے۔ مگر اشاعت اس فقہ کی کرتا ہے۔ جو اسلام سے پہلے بھی عرب میں مروج تھی۔ اور لطف یہ ہے کہ بڑی ہوشیار سے لکھتا ہے۔ مدرسہ دیوبند ووغیرہ مدارس وہابیہ سے جو طالب علم فارغ ہوکر نکلتے ہیں۔ دو

ئہ 21 مئی 428)

ہمارے خیال میں اس واقعے کو بیان کرنے میں ''الفقیہ'' تھوڑی سی غلطی ہوئی ہے۔ وہ شرک لے لو بدعت لے لو نہیں کہتا بلکہ ''شرک لو اور بدعت سے بچو'' کہتا ہے۔ جس کو ہماری بات ماننے میں تامل ہو۔ وہ طلبہ وہابیہ سے تحقیق اور تصدیق کر سکتا ہے۔ یہ تو اس مضمون نگار کی تمہیدی غلطی ہے۔ جسے وہ

''الفقیہ'' کا نامہ نگار آپ ﷺ کو حاضر وناظر ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا تا ہے۔ اس کے سر دفتر دلیل یہ آیت ہے۔ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا

ے معنی کرتا ہے کہ رسول تم پر حاضر وناظر ہو۔ پھر ان چند تفسیروں کے حوالے نقل کرتا ہے۔ جن کو اس مضمون سے دور کا تعلق بھی نہیں ہے۔ مگر ہم اس بے تعلقی کا ذکر پھر کبھی کریں گے۔ سر دست جوبات ہم کو کھٹکتی ہے۔ اسے پیش کرتے ہیں۔ آیت کریمہ کے سارے الفاظ یوں ہیں۔ ۔ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ

نے تم کو اعتدال والی امت (موصوفہ باوصاف حمیدہ) بنایا تاکہ تم مسلمان لوگوں پر گواہ ہوجاؤ۔ اور رسول تم پر گواہ ہوجائے ''''الفقیہ'' کے مضمون مذکورہ پر ہم نے بہت ہی غور کیا۔ اس کا فاضل نامہ نگار (مطلوب نکال کر تفسیر) کیا کرتا ہے۔ کیونکہ وہ مقدم ہے۔ افسوس ہے کہ اس نے لفظ کو چھوا تک نہیں۔ شاید ا

ی تفسیر سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ آپ ﷺ ہر جگہ حاضر ناضر ہیں۔ تو معطوف (غلط نتیجہ) بھی یہی ہونا چاہیے۔ کہ کل مسلمان ہر جگہ حاضر ناضر ہیں۔ وھذا خلف)

یہ کے قابل نامہ نگارو!

الی جانتے ہو کیا ہوتا ہے۔ اور اس کا ضر مدعی کو ہوتا ہے۔ یا سائل کو؟ ناضرین کرام! آیت کے دونوں جملے آپ کے سامنے ہیں۔ لتکونوا اور یکون۔ دونوں کا مصدر بھی ایک ہے۔ اور دونوں کی خبریں بھی ایک ہیں۔ اس لئے ہمارے ہمارا سوال ہے۔ اگر شہید کے معنی حاضر وناضر کے ہیں۔ یعنی آپ ﷺ

لگا رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی رُکے ہے ہاتھ ابھی ہے رگ گلو باقی

1۔ اس مسئلہ کی پوری بحث کے لئے مولانا عبدالروَف صاحب رحمانی جھنڈے نگری کی کتاب ''حاضر وناظر'' ملاحظہ کیجئے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص299

محدث فتویٰ